حسینیت اور بین الاقوامی مفاد

علامہ سید مجتبیٰ حسن صاحب قبلہ کامونپوری

قدرت کی عظیم الشان سب نعمتیں تمام انسانوں کی ملکیت ہیں۔ سورج کی شعاعیں جس طرح ایک بادشاہ کے محل کو روشن کرتی ہیں، ایک گداگر کی جھونپڑی کو جگمگا دیتی ہیں۔ چاند تارے جس طرح کسی امیر کبیر کی رنگین محفل کو حسین بنا دیتے ہیں، اسی طرح ایک فقیر بینوا کے دل کی دنیا کو بھی مست مسرت بنا دیتے ہیں۔ نسیم سحر کے جھونکے ہر فرقہ اور ہر قوم اور ہر نسل کے انسان کے دماغ معطر کرتے ہیں۔ بہار کی تازگی ہر انسان کے دل سے رنج وغم کو دور کرتی ہے اور زندگی تازہ کی نوید لاتی ہے، اسی طرح بے نظیر شخصیت کے انسان جو انسانی ارتقاء کے لئے اپنی زندگی وقف کر دیتے ہیں وہ بلا استثناء ہر انسان کے لئے باعث فلاح ونجاح بن جاتے ہیں۔ جس طرح ایک طبیب ایک ڈاکٹر، ایک شاعر، ایک مصور، ایک سائنس داں اپنی صلاحیتیں کسی خاص قوم کے لئے نہیں وقف کرتا بلکہ اس کے خدمات ہر انسان کے لئے ہیں جو اس سے فائدہ اٹھائے، اسی طرح روحانی امراض کے معالج معاشی وسماجی اصلاحات کے علمبردار ہر اس شخص اور قوم ونسل کے ہیرو ہیں جو اس سے فائدہ اٹھائیں اور ان کی نظر وفکر عمل وجہاد سے اپنی کمزوریوں کو دور کریں اور اپنی انسانیت کو معراج ترقی کو پہنچائیں۔ بے مثال مصلح اکبر امام حسینؑ ان انسانوں میں ایک امتیاز رکھتے ہیں جنہوں نے اپنی زندگی کی آخری سانس تک انسانیت کو بلند کرنے کے لئے وقف کر دی اور انسانیت کے ہر طبقہ اور گروہ ونسل کو زندگی میں انقلاب وتبدیلی کا پیام دیا، عوام وحکومت، غریب وامیر آقا وغلام، علما واہل ادب جوان وپیر سب اپنے حدود میں امامؑ کے انقلاب سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں، امامؑ نے زندگی کا مقصد نیکی کا قیام اور بدی کا استیصال رکھا، اس پر وہ ہمیشہ عامل رہے، اسی مقصد کے لئے وہ زندہ رہے، اور اسی مقصد کی تکمیل میں آپ کی شہادت واقع ہوئی یہ اعلیٰ مقصد ہر قوم کے لئے مشعل راہ ہے، آپ کے طریق انقلاب سے سب نے فائدہ اٹھایا اور اٹھاتے ہیں اور اٹھاتے رہیں گے۔

یزیدیت سب کے لئے قابل نفرت ہے

یزید نے عوام کو اپنی ملکیت سمجھ لیا تھا، وہ اپنے سوا سب انسانوں کو آرائش وآسائش ولذت کشی کا آلہ کار بنا چکا تھا۔ وہ روح کی طہارت، نفس کی بلندی، اعلی کردار وعدالت وعفت سے وحشت کرتا تھا، اور نفس کی مادی رغبتوں کے درپے تھا۔ معرفت وحکمت کے چرچے اس کے دور حکومت میں عبث سمجھے جانے لگے تھے، ادب وفن اس کے زمانہ میں شہوانی تقاضوں کے لئے وقف ہو چکے تھے، وہ پابندی قانون کا قائل نہ تھا۔ وہ اخلاقی حدود کو تسلیم نہیں کرتا تھا وہ حلال وحرام کا منکر تھا۔ عبداللہ ابن حنظلہ اسی عہد کے مشہور صحابی زادے نے یزید کی اصلاح کے لئے اور واقعات کے چشم دید مطالعے کے لئے ایک وفد کی شام تک رہ نمائی کی تھی، واپسی کے بعد عبداللہ ابن حنظلہ، امیر وفد نے یزید کے متعلق کہا، **أنا قدمنا من عند رجل ليس له دين يشوب الخمر ويعزف بالطنا بار وتضرب عنه ،القيان ويلعب بالكلاب ويسام الخراب والقيان**۔۔۔ ہم ایسے شخص کے پاس سے آرہے ہیں جو کسی دین وملت کا پابند نہیں، وہ شراب خوار ہے، طنبور بجاتا ہے، گانے والی عورتوں کا صحبت نشین ہے، کتوں کے ساتھ کھیلتا ہے، رند مشرب لوگوں کے ساتھ قصوں افسانوں میں زندگی گزارتا ہے، علامہ ابن حجر تمیمی نے اپنی کتاب

صواعقِ محرقہ میں یزید کے متعلق لکھا ہے **كان رجلا ينكح أمهات الأولاد والبنات والأخوات ويشرب الخمر ويدع الصلوة**" یزید ماں بہن بیٹی کی عصمت دری کرتا، شراب خوار اور تارک الصلاۃ تھا، ظاہر ہے کہ ایسے بد اعمال وخبیث فطرت انسان سے کسی قوم وملک یا شریف انسان کو دلچسپی نہیں ہوسکتی اوراس کے نتائج سے خلقِ خدا محفوظ ومصئون کرنے والے کے ساتھ سب کی ہمدردی ہوگی۔

امام حسین علیہ السلام نیکی کی ایک روشنی تھے

امام حسینؑ کی ذات نیکی وخیر کا ایک روشن منارہ تھی، یزیدان کی ہستی کو اپنی رندی اور مطلق العنانی کی راہ میں حارج سمجھتا تھا، اس لئے اس نے بیعت کوذریعہ بنا کر ان کے قتل کی تدبیر کی۔ امامؑ اس کے نفسیات وعزائم سے پوری طرح واقف تھے، آپ فرماتے ہیں **وأيم الله لو كنت في جحر هامة من هذا الهرام لا تنجر جوني حتى يقضوا حاجتهم**، بخدا اگر میں حشرات الارض کے سوراخوں میں پناہ لوں جب بھی یہ لوگ مجھے اس سے نکال لیں گے اور مجھے قتل کر کے رہیں گے۔ ایسے یاس انگیز ماحول میں امام نے شاداب عزم وکامیاب ارادہ اور آہنی کوششوں کے ساتھ اپنا نظام عمل مرتب فرمایا جس نے اصلاح عالم میں پوری کامیابی حاصل کی۔ امام نے اپنے عمل سے ثابت کردیا کہ زندگی حق وخیر کے لئے ہے ورنہ ایک لعنت ہے، سرجسم پر اس لئے ہے کہ اس میں نیکی وفلاح کے خیالات موجزن ہوں، ورنہ وہ دیوانگی کا مقبرہ اور ہوس کا گنبد ہے، امامؑ نے ثابت کیا کہ راہ حق میں جو سر جدا ہوتا ہے وہ شمع کی طرح پھر زیادہ آب وتاب کے ساتھ نمودار ہوتا ہے۔ امامؑ کی زندگی کے سیکڑوں تابناک رخ ہیں جن سے یورپ وایشیا مغرب ومشرق سب متمتع ہورہے ہیں، کچھ شعوری سے ہیں کچھ غیر شعوری اور کچھ درس امامؑ کے ایسے ہیں، جن کا عکس لینے کے لئے ضمیر انسانیت اپنی لوح پر صیقل کررہا ہے، امامؑ نے بتایا کہ دنیا میں وہ قوم کمزور نہیں ہے جس کے پاس عملی طاقت ہے۔ فتح مندی آدمیوں کی قلت وکثرت پر موقوف نہیں، معنوی فتح مندی ایک شخص کو کروڑوں مسلح انسانوں کے مقابلہ میں بھی حاصل ہوتی ہے اور دنیا اس ایک حق پرست کو فاتح کہتی ہے جو خاک وخون میں آغشتہ ہوکر قفس عنصری سے رخصت ہوجاتا ہے اور ان کروڑوں انسانوں کو شکست خوردہ کہتی ہے، جو ناحق پر ہوتے ہیں، بلکہ کبھی کبھی ظاہری عزم کی تنظیم سے ظاہری فتح بھی چند انسانوں کی ہم نصیب ہوتی ہے۔ جیسے سلیمان بن صرد اور مختار نے امام کے تعلیمات کی روشنی میں اپنی عزیمت سے کام لے کر اموی قیدخانوں کے دروازے توڑے اور فضا کو بدلنے میں جو کام کیا، وہ تاریخ میں اب تک موجود ہے۔ طاقتور کی ثناخوانی سب ہی کرتے ہیں، لیکن اگر کوئی حق پرست مظلومیت کا جامہ پہن کر نمودار ہوتا ہے، تو وہ بھی مداح پیدا کرلیتا ہے، بلکہ اس کے قصیدہ خواں زیادہ ہوتے ہیں اور ایسے انسان ہوتے ہیں جو بظاہر کوئی رشتہ وتعلق نہیں رکھتے۔ حسینؑ ایسے ہی مظلومؑ تھے کہ آج دینا کی ہر آنکھ ان کے لئے آنسوؤں کا صاف وشفاف چشمہ بنی ہوئی ہے۔ آج ہر گدا وشاہ مسلم وغیر مسلم سب ان کی عظمت کا ترانہ پڑھتے ہیں۔ قانون سیاست میں عوام اور غرباء کا کوئی وجود نہ تھا، یہ حسینؑ کا انقلاب تھا کہ حضرت جون اور فضّہ کو جو عظمت دلوں پر حاصل ہے، وہ شاہوں کو نصیب نہیں۔ کسی قوم کا کوئی انسان کیوں نہ ہو، اگر اسے حکمت وعفت، صداقت ومروت اور خدمت خلق سے عشق ہوگا تو وہ ضرور امام حسین علیہ السلام سے کسب ضو کرے گا۔ امامؑ کی ذات ایک مرکز اتحاد ہے، جہاں تمام قومیں مل کر اپنی اپنی کمزوریوں کا جائزہ لیتی ہیں اور اپنی فلاح وبقا اور نجات وکامرانی وجہاد عمل کے لئے جسم میں خونِ تازہ پیدا کرتی ہیں، حریت استقلال جماعتی تنظیم، جوش عمل، عزت نفس، صبرو شجاعت، ایثار ومواسات، صاف بیانی، رواداری کے لئے امامؑ کے نام نامی کو دنیا کی ہر باخبر قوم نے بطور ایک طغرا کے تسلیم کرلیا ہے۔

حسینؑ نام ہے حسنِ مآلِ خلقت کا
حسینؑ نام ہے انسان کی شرافت کا

(بقیہ۔۔۔۔۔صفحہ ۶۲ پر)

نمونۂ کلام

جب کیا زخمی گلے کو حُرملہ کے تیر نے
شاہؑ کو گھبرا کے دیکھا اصغرؑ بے شیر نے
بیڑیوں نے جب دبائیں تپ میں دونوں پنڈلیاں
بند کیں زنداں میں آنکھیں عابدؑ دلگیر نے
سر جھکا کر سید سجادؑ بھی رونے لگے
پاؤں پر گر کر نہ جانے کیا کہا زنجیر نے
موت! آخر آئی اکبرؑ کو یہ ہچکی موت کی
یا کہ حرکت کی رسول اللہ کی تصویر نے
عابدؑ بیمار سنبھلے گرتے گرتے لاکھ بار
کروٹیں لیں اس طرح کچھ پاؤں کی زنجیر نے
صابر ایسا تھا نہ پانی کا کیا کچھ بھی سوال
بے زباں بچہ کو دی اپنی زباں جب تیر نے
پھر نہ ٹھہرا یوں ہوا اپنے ہدف بننے کا خوف
حلق اصغرؑ کے جو کانٹے بڑھ کے ناپے تیر نے
شاہؑ کے ہاتھوں پہ لیں اصغرؑ نے اتنی کروٹیں
چھوٹ کر بدلے کماں سے جتنے پہلو تیر نے
حرملہ سے توڑ کا اُس کے بھلا کیا پوچھنا
دل زمانہ بھر کے زخمی کردیئے جس تیر نے
اے تمنّا یوں نہ ہو برباد دُشمن بھی کوئی
جس طرح مجھ کو مٹایا ہے مری تقدیر نے

✿✿✿

بقیہ۔۔۔۔۔حسینیت اور بین الاقوامی مفاد

جیے اسی کے لئے اور مرے اسی کے لئے — حسینؑ نام ہے اللہ کی محبت کا!
وہ شانِ مرگ کہ دُشمن بھی شرمسار ہوئے — حسینؑ نام ہے دُشمن پہ بھی حکومت کا
وہ قلت رفقا اور وہ عزم کے تیور — حسینؑ نام ہے ردِّ غرور کثرت کا
یزید مٹ گیا ذلت کی زندگی کی طرح — حسینؑ نام ہے نقش دوام عزت کا

امام حسینؑ کی ساری زندگی دنیا کے لئے معجزہ بنی ہوئی ہے، سرمایۂ حریت بنی ہوئی ہے۔ چودہ سو سال سے کوئی لمحہ ایسا نہ گذرا جس میں دماغوں نے حسینؑ پر غور نہ کیا ہو، خطیبوں نے مجمعوں کو مخاطب کیا، شاعر نے، فلسفی نے، حکیم نے، ادیب نے، مصلح نے سب نے امام کی زندگی کو پرکھا اور اس سے اپنی زندگی کے دشوار مواقع پر مدد لی، انسانی ترقیوں کے مختلف دور میں مثالیں سامنے آتی رہیں لیکن کامل ترین مثال حسینؑ کے واقعۂ شہادت سے ملتی ہے۔ آپ کی شہادت کے کل تفصیلات اور مقتل کے کل جزئیات کی ایک روح ہے اور اس کو مختصر لفظوں میں بتایا جاسکتا ہے اور وہ یہ کہ تمام انسانوں کے ساتھ محبت و عشق کیا جائے اور سب کا احترام کیا جائے، اور سب کے ساتھ ہمدردی و مہربانی سے پیش آیا جائے۔ یہ خلاصہ صرف آپ کے واقعۂ شہادت کا نہیں ہے بلکہ آپ کے اسلاف و اخلاف سب کا یہی جوہر ہے، واقعۂ شہادت اس جوہر حیات کو نمایاں کر کے پیش کرتا ہے۔ ضرورت ہے کہ امامؑ کی زندگی کا دوبارہ مطالعہ کیا جائے، اچھے رسائل اور عمدہ نظموں کی ضرورت ہے۔ فلسفۂ شہادت پر حکیمانہ بیانات کی ضرورت ہے کہ دنیا اپنے مصلح کو زیادہ سے زیادہ پہچانے، وہ انسانیت جس کو نسلی تعصب، فرقہ وارانہ عداوت اور لسانی اختلافات اور سیاسی اغراض نے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے۔ ایک حسینؑ کی ذات ایسی ہے کہ ان کی زندگی کے اذکار اور ان کے تعلیمات سے اس پارہ پارہ انسانیت کے جسم میں رفو کر کے اسے دوبارہ اس کا حسن و جمال عطا کیا جاسکتا ہے، اور معزز انسانیت کو کمال و شرف کے اس مقام پر بٹھایا جاسکتا ہے جس جگہ کے لئے اس کے مصور، اس کے صانع نے اسے تخلیق کیا۔

زندہ باد اتحادِ انسانی

زندہ باد حسینیت

زندہ باد شرفِ بنی آدم

(اشاعت اول: امامیہ مشن لکھنؤ محرم الحرام